

برما کے روہنگیا مسلمانوں کے مسائل کا حل عصری قوانین کی روشنی میں

Problems of Rohingya Muslims of Burma: Solutions in the Light of Contemporary Laws

* ابرار اللہ

** ڈاکٹر ارم سلطانیہ



ABSTRACT

Human rights are those rights which are attributed to or acquired by humans on the basis of being human. These are also called basic rights. Global human efforts are focused on creating a world where humans are treated equally without discrimination on the basis of color and creed. In civilized societies, people should be getting equal treatment in terms of rights and respect within state laws and policies regardless to their creed. In the rapidly changing world, from the time when human rights have gained centrality and importance, countries are considered livable only when they ensure protection of minorities' political, economic and religious rights. In Burma, Buddhists are in majority and Rohingya are a minority. It is direly needed that in Burma, minority issues, specifically those related to Rohingya Muslims should be addressed on priority basis. And that the exploitation of Rohingyas should be stopped.

Keywords: Rohingya Muslims, Buddhist, Rohingya Problems, Contemporary Laws

اکیسویں صدی میں دنیا جیسے جیسے گلوبلائز ہوئی گئی اور مادی ترقی بڑھتی گئی تو ساتھ ہی انسانی حقوق کے خدشات نے بھی عالمی جگہ لے لی، جس میں بالخصوص ناپاک سیاسی عزائم کی تکمیل اور قومی مفاد کی خاطر انسان نسل پرستانہ و شدت پسندانہ نظریات کی بحیثیت چڑھ گیا۔ اور نسلی بنیادوں پر انسانی استحصال و نسل کشی محض فیشن بن کر رہ گیا۔ اگر اقلیتوں کی بات کی جائے تو اس وقت برما میں مختلف مذہبی اقلیتیں بستی ہیں، جو اپنے جان و مال کے تحفظ، مذہبی آزادی اور بنیادی انسانی حقوق کے لئے برمی حکومت اور بدھ مت کے بھکشوؤں کے رحم و کرم پر ہیں۔ برما میں روہنگیا مسلمانوں کے مذہبی، سیاسی، معاشرتی اور معاشی مسائل کے حل کے لئے عصری قوانین کا جائزہ لیتے ہیں۔ جس میں برمی قوانین اور عالمی قوانین کے تناظر میں حل کے لئے ان سے استفادہ کیا جائے گا۔

اقلیتوں کے حقوق اور عصری قوانین:

حقوق فرد کو عالمگیر انسانی برادری کا رکن ہونے کی بنا پر حاصل ہوتے ہیں۔ یہ رنگ، نسل، علاقے، زبان اور دوسرے تمام امتیازات سے ماوراء ہیں اور انسان کو محض انسان ہونے کی بنا پر حاصل ہیں۔ اقوام متحدہ کی دستاویزات میں لفظ "انسانی حقوق" کو لفظ قوم پر فوقیت حاصل ہے جس میں امتیازی سلوک سے اجتناب اور اقلیتوں کے تحفظ کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ ان دستاویزات میں یہ

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، نیشنل یونیورسٹی اسلام آباد

تصور ابھرتا ہے کہ قوم سے مراد مذہب و زبان اور نسل کی بنیاد پر جو سائز میں چھوٹا مگر قومی تشخص کا حامل ہو اور اپنی اس حیثیت کو برقرار رکھنے پر آمادہ ہو۔¹

آئین میں عام طور پر ایک ملک کا سماجی نظام اور قومی نظام کے بنیادی اصول، ریاستی اداروں کی تنظیموں اور سرگرمیوں کے بنیادی اصول، شہریوں کے بنیادی حقوق اور ان کی ذمہ داریوں سمیت دیگر اہم مواد شامل ہوتے ہیں۔ جبکہ آئین کے بڑے حصے میں قومی پرچم، قومی ترانہ، قومی نشان، دارالحکومت نیز حکمران طبقے کے خیال میں دوسرے اہم نظام جو ملک کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھتے ہیں بھی طے کرتے ہیں۔ آئین کو اعلیٰ درجے کے قانون کی حیثیت حاصل ہے اور دوسرے تمام قواعد و ضوابط آئین کے مطابق مرتب کئے جاتے ہیں۔ اقوام متحدہ کے بنیادی انسانی حقوق کے عالمی منشور کی دفعہ نمبر 1 کے مطابق تمام انسان برابر ہیں:

All human beings are born free and equal in dignity and rights. They are endowed with reason and conscience and should act towards one another in a spirit of brotherhood.²

ترجمہ: تمام انسان آزاد پیدا کئے گئے ہیں۔ عزت و آبرو اور حقوق کے حوالے سے تمام انسان برابر ہے، انسان کو چونکہ عقل اور ضمیر (کی نعمت) دی گئی ہے اس وجہ سے اُس پر لازم ہے کہ وہ دوسرے انسان کے ساتھ برادرانہ سلوک رکھیں۔

اسی طرح برمی آئین ۲۰۰۸ء کے مطابق تمام لوگ مساوی حقوق، یکساں طور پر قانونی تحفظ، غیر امتیازی سلوک اور مساوی طور پر ملازمت، پیشہ، کاروبار و تجارت کے حقدار ہیں۔ برمی آئین ۲۰۰۸ء کی دفعہ نمبر ۳۴۷، ۳۴۸ اور ۳۴۹ میں لکھا ہے:

347. The Union shall guarantee any person to enjoy equal rights before the law and shall equally provide legal protection.

ترجمہ: یونین کسی بھی شخص کو قانون کے سامنے مساوی حقوق سے لطف اندوز ہونے کی ضمانت دے گی اور یکساں طور پر قانونی تحفظ فراہم کرے گی۔

348. The Union shall not discriminate any citizen of the Republic of the Union of Myanmar, based on race, birth, religion, official position, status, culture, sex and wealth.

ترجمہ: یونین جمہوریہ میانمار کے کسی بھی شہری کو نسل، پیدائش، مذہب، سرکاری مقام، حیثیت، ثقافت، جنس اور دولت کی بنیاد پر امتیازی سلوک نہیں کرے گا۔

ان تمام عصری قوانین کا اگر بغور جائزہ لیا جائے تو دنیا کے تمام انسان برابر ہیں۔ کسی کے ساتھ بھی امتیازی سلوک روا رکھنے سے منع کرتا ہے۔ اس لئے برمی حکومت کو بھی چاہیے کہ وہ روہنگیا مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک کو ختم کر کے ان کے تمام جائز اور بنیادی انسانی حقوق ادا کریں۔

عقیدے کی آزادی اور عصری قوانین:

عقیدہ ہر شہری کا بنیادی اور انفرادی حق ہے۔ چنانچہ کسی شہری کے عقیدے کی نوعیت یا ماہیت پر ریاست یا کسی دوسرے شہری کو سوال اٹھانے کا حق نہیں اور نہ ہی کسی شہری کو اپنے عقیدے کی بنیاد پر کسی امتیاز کا شکار ہونا چاہیے۔ عقیدہ فرد کے ضمیر سے تعلق رکھتا ہے۔ ریاست میں رہنے والے تمام شہری عقیدے کی آزادی کا حق رکھتے ہیں۔ عقیدے کی آزادی کا احترام ایک بنیادی انسانی حق ہے۔ اقوام متحدہ کے عالمی منشور کے دفعہ نمبر ۱۸ کے مطابق تمام انسانوں کو عقیدے کی آزادی حاصل ہے:

Everyone has the right to freedom of thought, conscience and religion.³

ترجمہ: ہر انسان (چاہے مرد ہو یا عورت) کو فکر، ضمیر اور مذہب کی آزادی کا پورا حق حاصل ہو گا۔

دنیا کے ہر مذہب معاشرے میں تمام انسانوں کو اپنے مذہب و عقیدے کے مطابق زندگی بسر کرنے کی آزادی حاصل ہے۔ برمی آئین ۲۰۰۸ء کی دفعہ نمبر ۳۵۴ کے پہلے حصے کے مطابق:

Every citizen shall be at liberty in the exercise of the following rights, if not contrary to the laws, enacted for Union security, prevalence of law and order, community peace and tranquility or public order and morality:

a. to express and publish freely their convictions and opinions;⁴

ترجمہ: یونین کی سلامتی، امن و امان کی وسعت، معاشرتی امن و سکون یا عوامی نظم و ضبط اور اخلاقیات کے لئے نافذ کردہ قوانین کے برخلاف ہر شہری کو درج ذیل حقوق کے استعمال میں آزادی حاصل ہوگی۔ آزادانہ طور پر ان کے عقائد و آراء کا اظہار اور شائع کرنا۔

ان عصری قوانین کی روشنی میں روہنگیا مسلمانوں کو مذہبی آزادی ملنی چاہیے۔ اور اپنی مذہبی عبادات اور رسوم و رواج میں مکمل طور پر آزاد ہوں۔ یہ برمی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ روہنگیا برادری کو مذہبی حقوق فراہم کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔

جان کی حفاظت اور عصری قوانین:

کسی قوم کے حقوق بنیادی طور پر تین چیزوں سے متعلق ہوتے ہیں جان، مال اور مذہب، ان کے علاوہ باقی حقوق ان کے تحت آجاتے ہیں۔ اس میں سب سے پہلا حق انسانی جان کی حفاظت ہے۔

انسانی جان کی حفاظت کے بارے میں انسانی حقوق کے بین الاقوامی عالمی منشور کی دفعہ نمبر ۳ میں لکھا ہے:

Everyone has the right to life, liberty and security of person.⁵

ترجمہ: ہر شخص کو اپنی جان، آزادی اور ذاتی تحفظ کا حق ہے۔

اسی طرح برمی آئین ۲۰۰۸ء کی دفعہ نمبر ۳۵۳ میں لکھا ہے:

Nothing shall, except in accord with existing laws, be detrimental to the life and personal freedom of any person.⁶

ترجمہ: موجودہ قوانین کے علاوہ کچھ بھی کسی شخص کی زندگی اور شخصی آزادی کے لئے نقصان دہ نہیں ہو گا۔

برمی عوام کی جان کی حفاظت برمی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اس لیے برمی حکومت کا فرض ہے کہ وہ روہنگیا مسلمانوں کی جانوں کی حفاظت کریں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ان کے مال کا تحفظ بھی برمی حکومت کی ذمہ داری ہے۔

مال کا تحفظ اور عصری قوانین:

انسان کے وہ بنیادی حقوق جو تمدنی زندگی میں انتہائی ضروری ہیں اور معاشرے کا کوئی فرد بھی اس سے مستغنی نہیں ہو سکتا، وہ یہ ہیں: انسانی جان کا تحفظ، مال کا تحفظ اور عزت کا تحفظ۔ ان بنیادی ضرورتوں کا تحفظ جو قومیں کرتی ہیں وہ ہر دور میں مہذب اور ترقی یافتہ کہلاتی ہیں۔ مال کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کے ذریعے سے انسان اپنی حاجات پوری کرے۔ مال کمانا یا معاش کے ذرائع تلاش کرنا ہر معاشرے میں اچھی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے ساتھ زندگی کی بقاء جڑی ہوئی ہے۔ اگرچہ برما میں روہنگیا مسلمانوں کے مال و جائیداد کو تحفظ حاصل نہیں لیکن یہ برمی آئین کا حصہ ہے کہ وہ اپنے عوام کے مال کی حفاظت کرے گی۔ برمی آئین ۲۰۰۸ء کی دفعہ نمبر ۳۵۶ میں لکھا ہے:

The Union shall protect according to law movable and immovable properties of every citizen that are lawfully acquired.⁷

ترجمہ: یونین ہر شہری کی قانون کے مطابق منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کی حفاظت کرے گی جو قانونی طور پر حاصل کی گئی ہے۔

اس قانون کے تحت روہنگیا مسلمانوں کا حق ہے کہ برمی حکومت ان کے مال و جائیداد کی حفاظت کرے۔ اور یہ نہ صرف برمی حکومت کا فرض بنتا ہے کہ وہ روہنگیا مسلمانوں کے مال و جائیداد کی حفاظت کرے بلکہ بدھ مذہبی رہنما بھی اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کرے۔ کیونکہ معاشرے میں حکام کے بعد عوام کی اصلاح اور فلاح و بہبود کا کام مذہبی رہنماؤں کی ذمہ داری ہے۔

مذہبی رہنماؤں کا کردار اور عصری قوانین:

تمام مذہب کے مذہبی پیشوا پر اگر طائرانہ نظر دوڑائی جائے تو ہدف اور مقصد یہی ہے کہ جامع پہلوؤں کو مد نظر رکھتے ہوئے معاشرہ کی اصلاح ہے۔ ان مذہبی پیشواؤں کے بعد ان کے پیروکاروں کا بھی یہی مشن ہے کہ مذہبی، سماجی و سیاسی طور پر سوائے ہوئے ضمیروں کو بیدار کرنا، معاشرے میں یائی جانے والی برائیوں کا خاتمہ کرنا، قوم کے ہر فرد میں شعور پیدا کرنا اور معاشرے میں مسائل و مشکلات کو اجاگر کر کے ان مسائل کا حل ڈھونڈنا ان مذہبی رہنماؤں کا فریضہ ہے۔ برما میں بدھ بھکشوؤں کی ایسی تنظیم موجود ہے جو روہنگیا مسلمانوں کے مسائل میں اضافہ کر رہے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایسے مذہبی رہنما بھی موجود ہیں جو ان ظالم بدھ بھکشوؤں کے خلاف ہیں۔ اور وہ واقعی معاشرے کی اصلاح کے خواہاں ہیں۔ اور وہ کسی پر بھی ظلم کرنے یا ہونے کے خلاف ہیں۔ وہ اپنے مذہبی پیشوا گوتم بدھ کے اصولوں اور تعلیمات کے مطابق تمام جانداروں سے محبت اور ان پر رحم کرتے ہیں۔ ان کا مقصد معاشرے سے برائیاں ختم کر کے ایک پُر امن معاشرے کی بنیاد رکھنے میں ہے۔ ایسے رہنماؤں کا خصوصی کردار معاشرے سے نفرت اور تعصب کو ختم کرنے میں ہونا چاہیے۔ جس سے معاشرے میں امن و بھائی چارے کی فضا قائم ہو سکے۔

مذہبی تعصب اور عصری قوانین:

سیلاب، آندھی طوفان اور دوسری قدرتی آفات سے عمارتوں اور شہروں کو نقصانات پہنچتے ہیں لیکن وہ نقصان جو انسان نے مذہبی تعصب اور نسلی اور گروہی منافرت کی بنیاد پر ایک دوسرے کو پہنچایا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ میرے خیال میں برما کی موجودہ صورتحال پر یہ قول صادق آتا ہے۔ برائیوں اور تعصب پر مبنی کوئی بھی نظام دنیا میں امن قائم نہیں کر سکتا ہے بلکہ انصاف اور سچ ہی سے امن قائم کیا جاسکتا ہے۔ اب جبکہ برمی معاشرے میں مذہبی تعصب بہت زیادہ ہے لیکن برمی قانون کے مطابق نسلی یا مذہبی برادریوں اور فرقوں کے مابین نفرت، دشمنی یا اختلافات کے جذبات کو فروغ دینا برمی آئین کے منافی ہے۔ جس کی سزا کے لئے ایک قانون نافذ کیا جاسکتا ہے۔

برمی آئین ۲۰۰۸ء کی دفعہ نمبر ۳۶۳ کے مطابق:

The abuse of religion for political purposes is forbidden. Moreover, any act which is intended or is likely to promote feelings of hatred, enmity or discord between racial or religious communities or sects is contrary to this Constitution. A law may be promulgated to punish such activity.⁸

ترجمہ: سیاسی مقاصد کے لئے مذہب کا غلط استعمال منع ہے۔ مزید یہ کہ کوئی بھی عمل جس کا ارادہ ہے نسلی یا مذہبی برادریوں یا فرقوں کے مابین نفرت، دشمنی یا اختلافات کے جذبات کو فروغ دینے کا ارادہ ہے وہ اس آئین کے منافی ہے۔ اس طرح کی سرگرمی کو سزا دینے کے لئے ایک قانون نافذ کیا جاسکتا ہے۔

اس قانون کے تحت ان برمی بدھ بھکشوؤں کو سزا ملنی چاہیے جو نفرت انگیز تقاریر سے بدھوؤں اور مسلمانوں کے درمیان نفرت اور تعصب پھیلا رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے برمی معاشرے میں مسائل کا انبار کھڑا ہو گیا ہے۔ اور ان مسائل میں ایک اہم مسئلہ روہنگیا مسلمانوں کا سیاسی مسئلہ ہے۔

سیاسی مسائل اور عصری قوانین:

برمی حکمرانوں نے ہمیشہ سیاسی مسائل اور روہنگیا کے جائز تقاضوں کو جمہوری اور سیاسی بنیادوں پر طے کرنے کی بجائے تشدد کے استعمال کو ترجیح دی ہے۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی، بیروزگاری اور سیاسی و معاشی عدم استحکام جیسے مسائل عوام کے لئے مزید تلخی کا باعث بن رہے ہیں۔ برما میں روہنگیا کے سیاسی تنظیموں کو ختم کرنا انسانی حقوق کے بین الاقوامی منشور کے خلاف ہے۔ جس کے مطابق انجمنیں قائم کرنا یا زبردستی کسی کو کسی انجمن میں شامل کرنا بنیادی انسانی حقوق کے خلاف ہے۔ دفعہ نمبر ۲۰ میں لکھا ہے:

(1) Everyone has the right to freedom of peaceful assembly and association⁹

(۱) ہر شخص کا یہ حق ہے کہ وہ آزادانہ طور پر دوسرے انسانوں کے ساتھ مل جل کر رہنے اور انجمنیں قائم کر سکتا ہے۔

اس سلسلے میں برمی حکومت کو چاہیے کہ وہ روہنگیا مسلمانوں کو اپنی سیاسی تنظیمیں بنانے کی اجازت دے دیں۔ اور وہ اپنی مرضی کے مطابق اپنے سیاسی نمائندے منتخب کر کے اسمبلی میں بھیجے۔ اور یہی طریقہ عالمی جمہوریت میں رائج ہے۔

جمہوریت اور عصری قوانین:

جمہوریت ایک طرز حکومت ہے جسے آسان الفاظ میں عوام کی حکومت کہا جاسکتا ہے۔ لیکن برمی حکومت میں فوج کا غلبہ زیادہ ہے اور جہز نیون کے اقتدار میں آنے کے بعد سے لے کر اب تک کی تمام جمہوری اور غیر جمہوری حکومتوں پر فوج کا اثر و سوج بھاری رہا ہے۔ جس میں اقلیتوں کے جمہوری حقوق کو پامال کیا گیا۔ روہنگیا کو اپنی جمہوری رائے کے استعمال پر بھی پابندی لگا دی گئی۔ جبکہ انسانی حقوق کے بین الاقوامی عالمی منشور کی دفعہ نمبر ۲۱ کے مطابق:

Everyone has the right to take part in the government of his country, directly or through freely chosen representatives.¹⁰

ترجمہ: اپنی ملکی حکومت میں براہ راست یا جمہوری طور پر منتخب نمائندوں کے ذریعے ہر شخص کو حصہ لینے کا پورا حق حاصل ہے۔

بالکل اسی طرح برمی آئین ۲۰۰۸ء کی دفعہ نمبر ۳۶۹ میں بھی لکھا ہے:

369. a. Subject to this Constitution and relevant laws, every citizen has the right to elect and right to be elected to the Pyithu Hluttaw, the Amyotha Hluttaw, and the Region or State Hluttaw.¹¹

ترجمہ: آئین اور متعلقہ قوانین کے تابع، ہر شہری کو پائیتو ہلٹو، امیوٹھ ہلٹو، اور ریجن یا اسٹیٹ ہلٹو میں منتخب ہونے کا حق حاصل ہے۔

اسی قانون کے تحت روہنگیا مسلمانوں کو بھی سیاست میں حصہ ملنا چاہیے۔ اور برمی حکومت کو ان کے وہ تمام سیاسی حقوق جن کے وہ حقدار ہیں ان کو ادا کرنے چاہیے۔ جس سے روہنگیا مسلمانوں کے معاشرتی حقوق میں بھی کچھ حد تک ازلہ ہو جائے گا۔

معاشرتی حقوق:

اللہ نے انسانوں کو پیدا فرما کر مختلف قبیلوں اور خاندانوں میں تقسیم فرما دیا پھر یہ انسان مل جل کر زندگی گزارنے لگا، یہاں سے سماجی زندگی کا آغاز ہوا۔ یہی سماج، معاشرہ اور سوسائٹی کہلاتا ہے۔ اس میں رہنے والے افراد فطری طور پر ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہوئے زندگی گزارنے لگے۔ ان معاشرتی حقوق کے حوالے سے برمی آئین ۲۰۰۸ء کی دفعہ نمبر ۳۵۳ میں لکھا ہے:

Every citizen shall be at liberty in the exercise of the following rights, if not contrary to the laws, enacted for Union security, prevalence of law and order, community peace and tranquility or public order and morality:

a. to express and publish freely their convictions and opinions;

b. to form associations and organizations.¹²

ترجمہ: یونین کی سلامتی، امن و امان کی وسعت، معاشرتی امن و سکون یا عوامی نظم و ضبط اور اخلاقیات کے لئے نافذ کردہ قوانین کے برخلاف ہر شہری کو درج ذیل حقوق کے استعمال میں آزادی حاصل ہوگی۔

(a) آزادانہ طور پر ان کے عقائد اور آراء کا اظہار اور شائع کرنا۔

(b) انجمنوں اور تنظیموں کی تشکیل کے لئے

برمی آئین میں یہ تمام حقوق ہونے کے باوجود روہنگیا مسلمان ان تمام حقوق سے محروم ہیں۔ جبکہ انسانی حقوق کے بین الاقوامی منشور کی دفعہ نمبر ۸ میں لکھا ہے:

Everyone has the right to an effective remedy by the competent national tribunals for acts violating the fundamental rights granted him by the constitution or by law.¹³

ترجمہ: ہر شخص کو ان افعال کے خلاف جو اس دستور یا قانون کے خلاف دیے ہوئے بنیادی حقوق کو تلف کرتے ہوں، بااختیار قومی عدالتوں سے مؤثر طریقے پر چارہ جوئی کرنے کا پورا حق ہے۔

برمی حکومت کو چاہیے کہ وہ روہنگیا کے تمام معاشرتی حقوق ادا کریں۔ ان تمام معاشرتی حقوق میں ایک اہم حق انتظامی عہدے بھی ہیں جس سے روہنگیا مسلمان معاشرے میں اپنا مقام واضح کر سکتے ہیں۔

انسانی حقوق کا استحصال اور عصری قوانین:

انسان کی حرمت، عزت اور ان کے برابری کے بنیاد پر ناقابل انتقال حقوق کو تسلیم کرنا دنیا میں آزادی، انصاف اور امن کی بنیاد ہے، اور انسانی حقوق سے لاپرواہی اور ان کی بے حرمتی اکثر ایسے وحشیانہ افعال کی شکل میں ظاہر ہوئی ہے جن سے انسانیت کے ضمیر کو سخت صدمے پہنچے ہیں۔ اور عام انسانوں کی بلند ترین آرزو یہ رہی ہے کہ ایسی دنیا وجود میں آئے جس میں تمام انسانوں کو اپنی بات کہنے اور اپنے عقیدے پر قائم رہنے کی آزادی حاصل ہو اور خوف اور احتیاج سے محفوظ رہیں، اس لیے یہ بہت ضروری ہے کہ انسانی حقوق کو قانون کی عملداری کے ذریعے محفوظ رکھا جائے۔ برمی آئین ۲۰۰۸ء کی دفعہ نمبر ۳۴۸ میں یہ درج ہے:

The Union shall not discriminate any citizen of the Republic of the Union of Myanmar, based on race, birth, religion, official position, status, culture, sex and wealth.¹⁴

ترجمہ: یونین جمہوریہ میانمار کے کسی بھی شہری کو نسل، پیدائش، مذہب، سرکاری مقام، حیثیت، ثقافت، جنس اور دولت کی بنیاد پر امتیازی سلوک نہیں کرے گا۔

جس سے واضح ہوتا ہے کہ برمی حکومت کو چاہیے کہ وہ اپنے آئین و قانون کی پیروی کرتے ہوئے روہنگیا مسلمانوں کے بنیادی انسانی حقوق کی پاسداری کریں۔ اور معاشرتی حقوق میں اہم حق آزادی نقل و حرکت کی اجازت فراہم کریں۔

آزادانہ نقل و حرکت اور عصری قوانین:

دنیا میں ہر انسان آزاد رہنا چاہتا ہے اُس کی آزادی پر روک اُس کو گوارا نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ آزادی انسانی فطرت کا ایک اصول پہلو ہے۔ آزاد نقل و حرکت ہر انسان کا بنیادی حق ہے اسے قید کرنا دنیا کا بڑا جرم ہے۔ برمی آئین ۲۰۰۸ء کی دفعہ نمبر ۳۵۵ کے مطابق برمی شہریوں کو نقل و حرکت اور ملک کے کسی حصے میں سکونت اختیار کرنے اور آباد ہونے کی مکمل آزادی دیتا ہے۔

355. Every citizen shall have the right to settle and reside in any place within the Republic of the Union of Myanmar according to law.¹⁵

ترجمہ: ہر شہری کو قانون کے مطابق میانمار کی جمہوریہ یونین کے اندر کسی بھی جگہ آباد اور رہائش کا حق حاصل ہو گا۔

اسی طرح انسانی حقوق کے بین الاقوامی منشور کی دفعہ نمبر ۹ اور ۱۳ کے مطابق:

9: No one shall be subjected to arbitrary arrest, detention or exile.

13: (1) Everyone has the right to freedom of movement and residence within the borders of each State.¹⁶

ترجمہ: کسی شخص کو محض حاکم کی مرضی سے گرفتار، نظر بند یا جلا وطن نہیں کیا جائے گا۔

(۱) ہر شخص کا حق ہے کہ اسے ہر ریاست کی حدود کے اندر نقل و حرکت کرنے اور سکونت اختیار کرنے کی آزادی ہو۔

جس سے واضح ہوتا ہے کہ ریاست کے اندر کسی بھی شہری پر بلا جواز قید و بند لاگو نہیں کیا جاسکتا۔ اس لیے برمی حکومت

کو بھی چاہیے کہ وہ روہنگیا مسلمانوں کے آزادی نقل و حرکت پر پابندی ہٹالیں۔ تاکہ وہ باقی امور کے ساتھ اپنی تعلیم کو مکمل کر سکیں۔

تعلیم اور عصری قوانین:

برما میں روہنگیا مسلمانوں کو زیور تعلیم سے محروم رکھا جاتا ہے۔ اور ان کو ہائی سکول اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے روکا

جاتا ہے۔ جبکہ برمی آئین ۲۰۰۸ء کی دفعہ نمبر ۳۶ میں ہے:

Every citizen, in accord with the educational policy laid down by the Union:

a. has the right to education;

b. shall be given basic education which the Union prescribes by law as compulsory.¹⁷

ترجمہ: ہر شہری، یونین کے ذریعہ وضع کردہ تعلیمی پالیسی کے مطابق:

(a) تعلیم کا حق ہے۔

(b) بنیادی تعلیم دی جائے گی جسے یونین لازمی طور پر قانون کے ذریعہ لکھتا ہے۔

مرد ہو یا عورت، ہر انسان اپنی صلاحیتوں کے اعتبار سے تعلیم پانے کا حق رکھتا ہے۔ ہر فرد اپنی شخصیت کی تعمیر و ترقی کے لیے تمام مواقع میں آزاد ہے کہ کوئی بھی پیشہ اختیار کرے۔ اس کو انسانی حقوق کے بین الاقوامی منشور کی دفعہ نمبر ۲۶ میں ایسے لکھا گیا ہے:

26(1) everyone has the right to education. Education shall be free, at least in the elementary and fundamental stages.¹⁸

ترجمہ: (۱) ہر ایک کو تعلیم کا حق ہے۔ تعلیم مفت ہوگی، کم از کم ابتدائی اور بنیادی مراحل میں۔ ابتدائی تعلیم

لازمی ہوگی۔

ان قوانین کو مد نظر رکھتے ہوئے برمی حکومت کو چاہیے کہ وہ روہنگیا مسلمانوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دے دیں۔ اور برمی حکومت ایک فلاحی ریاست بنا کر عوامی ٹیکسوں سے عوام کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرے گی۔

من مانی ٹیکس اور عصری قوانین:

فلاحی ریاست کے مالی نظام میں حکومت کی آمدنی کا انحصار پبلک فنڈز یعنی ٹیکسوں اور دیگر محصولات پر ہوتا ہے۔ اور یہی آمدنی شہریوں کی فلاح و بہبود کے پروگراموں اور انفراسٹرکچر کی ترقی پر خرچ کی جاتی ہے۔ دنیا میں ہر کامیاب فلاحی ریاست کی بنیاد جمہوریت پر قائم ہوتی ہے۔ چونکہ حکومت کی آمدنی کا انحصار پبلک فنڈز پر ہوتا ہے لہذا حکومتیں عوام کے سامنے جواب دہ ہوتی ہیں۔ برما میں روہنگیا مسلمان چونکہ انتہائی غربت میں زندگی گزار رہے ہیں لیکن اس کے باوجود ان سے من مانی ٹیکس اور بلا جواز جرمانے لیے جاتے ہیں۔ جو کہ ایک غیر قانونی اور غیر آئین امر ہے۔ برمی آئین ۲۰۰۸ء کی دفعہ نمبر ۳۸۹، اور ۳۷۳ میں درج ہے:

389. Every citizen has the duty to pay taxes to be levied according to the law.¹⁹

ترجمہ: ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ قانون کے مطابق ٹیکس ادا کرے۔

جس سے صاف پتا چلتا ہے کہ کسی سے غیر قانونی ٹیکس نہیں لیا جاسکتا۔ اس لیے برمی حکومت کو بھی چاہیے کہ وہ ان قوانین کی پاسداری کرتے ہوئے روہنگیا مسلمانوں سے من مانی ٹیکس اور جرمانے ختم کریں۔ اور کے ساتھ ساتھ ان کی ملکیتی زمین پر ناجائز قبضے ختم کریں۔ جس سے روہنگیا مسلمانوں کی زندگیوں میں بہتری آئے۔

فلاحی نظام اور عصری قوانین:

فلاحی ریاست ایسی مملکت کو کہا جاتا ہے جس میں شہریوں کے بنیادی انسانی حقوق اور ان کی سماجی ترقی، معاشی خوش حالی اور زندگی گزارنے کے لئے بنیادی سہولیات کی فراہمی ریاست کی اولین ذمہ داری ہوتی ہے۔ فلاحی ریاست کا ڈھانچہ، ایسے جمہوری اصولوں پر استوار کیا جاتا ہے، جن میں اس امر کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ ریاست کا کوئی بھی شہری بنیادی انسانی حقوق، اور شہری آزادیوں سے محروم نہ رہے اور ہر شہری کو زندگی کی بنیادی سہولیات بلا امتیاز میسر ہوں۔ اس برعکس برما میں روہنگیا مسلمانوں پر عرصہ دراز سے انتہائی سنگین اور انسانیت سوز مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ فلاحی ریاست کے بارے میں انسانی حقوق کے بین الاقوامی منشور کی دفعہ نمبر ۱۹ میں درج ہے:

Everyone has the right to freedom of opinion and expression; this right includes freedom to hold opinions without interference and to seek, receive and impart information and ideas through any media and regardless of frontiers.²⁰

ترجمہ: تمام انسان اپنی مرضی کی رائے رکھنے اور اس کے اظہار کا مکمل اور پورا حق رکھتے ہیں۔ اس حق میں یہ صورت بھی شامل ہے کہ بغیر کسی دباؤ کے آزادی کے ساتھ اپنی رائے کا قیام اور ہر ممکن طریقوں سے بغیر ملکی سرحدوں کا خیال کئے، علم اور خیالات کی جستجو کر کے اس علم و خیال کی اشاعت کرے۔

معاشرہ ہی میں رہ کر انسانی شخصیت کی آزادانہ نشوونما ہوتی ہے اس لیے انسانی حقوق کے بین الاقوامی منشور میں درج ہے:

29.(1) Everyone has duties to the community in which alone the free and full development of his personality is possible. (2) In the exercise of his rights and freedoms, everyone shall be subject only to such limitations as are determined by law solely for the purpose of securing due recognition and respect for the rights and freedoms of others and of meeting the just requirements of morality, public order and the general welfare in a democratic society.²¹

ترجمہ: ۲۹(۱) ہر ایک کے فرائض اس برادری کے ساتھ ہیں جس میں صرف اس کی شخصیت کی آزاد اور مکمل ترقی ممکن ہے۔ (۲) ہر انسان پر اتنی سی پابندی ہے کہ اپنی آزادیوں اور حقوق سے فائدہ اٹھانے میں یہ بات ملحوظ نظر ہو کہ اس سے دوسروں کی آزادیوں اور حقوق کا احترام کرے اور انہیں تسلیم کرانے کی غرض سے یا جمہوری نظام میں اخلاق، امن عامہ اور عام فلاح و بہبود کے مناسب لوازمات کو پورا کرنے کے لیے قانون کی طرف سے عائد کئے گئے ہیں۔

برمی آئین ۲۰۰۸ء کی دفعہ نمبر ۳۶۰(b) اور ۳۷۰ میں درج ہے:

The freedom of religious practice so guaranteed shall not debar the Union from enacting law for the purpose of public welfare and reform.²²

ترجمہ: ۳۶۰(b) اس بات کی ضمانت دی گئی کہ مذہبی رواج کی آزادی یونین کو عوامی فلاح و بہبود اور اصلاح کے مقصد سے قانون بنانے سے منع نہیں کرے گی۔

Every citizen has, in accord with the law, the right to conduct business freely in the Union, for national economic development.²³

ترجمہ: ہر شہری کو، قانون کے مطابق، قومی معاشی ترقی کے لئے یونین میں آزادانہ طور پر کاروبار کرنے کا حق ہے۔

ان قوانین کی رو سے اگر برمی حکومت روہنگیا مسلمانوں کو ان کے جائز حقوق دیتے ہیں تو وہ بھی برمی معاشرے کے مفید باشندے بن سکتے ہیں۔ اور اس سے برمی ریاست ایک کامیاب فلاحی ریاست بنے گی۔ جس میں ہر شخص کو اپنے حقوق و فرائض کا علم ہونے کے ساتھ اس سے مستفید ہو گا۔ فلاحی ریاست میں عوام کو اپنے مذہب کے مطابق اپنے رسوم و رواج، شادی بیاہ وغیرہ ادا کرنے میں آزادی ہوتی ہے۔

شادی کے مسائل اور عصری قوانین:

ایک پاکیزہ سماج میں یہ ضروری ہے کہ شادی کے قابل لوگ زیادہ دیر مجر نہ رہیں تاکہ بلاوجہ کی شہوانی لہر سماج کی فضا کو زہر آلود نہ کر سکے۔ شادی کے نتیجے میں ایک دوسرے کے لئے سکون و اطمینان کے ساتھ مودت و رحمت وہ بنیادی چیز ہے جو انسانی

نسل کے برقرار رہنے کے علاوہ انسانی تہذیب و تمدن کے وجود میں آنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ اس کی بدولت گھر بنتا ہے، خاندان اور قبیلے وجود میں آتے ہیں۔ اور اس کی بدولت انسانی زندگی میں تمدن کا نشوونما ہوتا ہے۔ اسی لئے شادی ایک سماجی حق بھی ہے۔

جبکہ برمی حکومت نے روہنگیا مسلمانوں کی شادی کے لیے مختلف قسم کے قانون و ضوابط طے کیے ہیں جو کہ نامناسب اور غیر قانونی ہیں۔ اس کے بارے میں انسانی حقوق کے بین الاقوامی منشور کے دفعہ نمبر ۱۲ میں لکھا ہے:

No one shall be subjected to arbitrary interference with his privacy, family, home or correspondence, nor to attacks upon his honour and reputation. Everyone has the right to the protection of the law against such interference or attacks.²⁴

ترجمہ: کسی شخص کی نجی زندگی، خانگی زندگی، گھر بار، خط و کتابت میں من مانے طریقے پر مداخلت نہ کی جائیگی اور نہ ہی اس کی عزت اور نیک نامی پر حملے کئے جائیں گے، ہر شخص کا حق ہے کہ قانون اسے حملے یا مداخلت سے محفوظ رکھے۔

اس قانون کے تحت برمی حکومت کو بھی روہنگیا مسلمانوں کی شادی میں غیر قانونی پابندیاں ہٹانی چاہیے۔ اور ان کو اس بات کی اجازت ہونی چاہیے کہ وہ اپنے مذہب اور رسوم و رواج کے مطابق اپنی شادیوں کا اہتمام کریں۔ شادی میں فریقین کی رضامندی اور مذہبی امور کو مد نظر رکھ کر شادیاں ہوتی ہیں۔ انسانی حقوق کے بین الاقوامی منشور کی دفعہ نمبر ۱۶ میں اس حوالے سے درج ہے:

(1) Men and women of full age, without any limitation due to race, nationality or religion, have the right to marry and to found a family. They are entitled to equal rights as to marriage, during marriage and at its dissolution.²⁵

(۱) مرد و عورت جب بالغ ہو جائے تو اسے یہ حقوق حاصل ہونگے۔ نکاح (شادی)، گھر بسانا اور طلاق۔ اور اس باب میں رنگ، نسل، مذہب اور قوم رکاوٹ نہیں بن سکتی، نکاح اور طلاق کے معاملہ میں مرد و عورت برابر کے حقوق رکھنے والے ہوں گے۔

برمی آئین ۲۰۰۸ء کی دفعہ نمبر ۳۴۸ میں امتیازی سلوک روانہ رکھنے کے بارے میں درج ہے:

348. The Union shall not discriminate any citizen of the Republic of the Union of Myanmar, based on race, birth, religion, official position, status, culture, sex and wealth.²⁶

ترجمہ: یونین جمہوریہ میانمار کے کسی بھی شہری کو نسل، پیدائش، مذہب، سرکاری مقام، حیثیت، ثقافت، جنس اور دولت کی بنیاد پر امتیازی سلوک نہیں کرے گا۔

اس قانون کے تحت صرف روہنگیا مسلمانوں پر عائد پابندیاں ہٹا کر ان کے مذہب کے مطابق شادی کرنے کی اجازت دینی چاہیے۔ اور ان پر سے ناجائز اور نامناسب روکاؤ ٹیس ہٹا کر شادی بیاہ کے قوانین آسان بنایا جانیے۔ جس سے ان کے معاشرے میں مساوات پروان چڑھ کر ایک پُر امن اور خوشحال معاشرہ بنے گا۔ کیونکہ یہ مساوات کے خلاف ہے کہ اقلیت کے لئے الگ قانون اور اکثریت کے لئے الگ قانون ہو۔

مساوات اور عصری قوانین:

مساوات تمام انسانوں کی برابری کا تصور دیتی ہے۔ جس میں انسانوں کو معاشی، سیاسی، سماجی، مذہبی، فکری اور صنفی ہر اعتبار سے برابری کا تصور دیتی ہے اور یہ انسان کا بنیادی حق ہے۔ دنیا میں بہترین نظام وہ ہے جس میں سب کے حقوق یکساں ہوں۔ اس کے برعکس برما میں روہنگیا مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک روار کھا جاتا ہے۔ اور ان پر انسانیت سوز مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ جس کے بارے میں انسانی حقوق کے بین الاقوامی منشور کی دفعہ نمبر ۷ میں درج ہے:

All are equal before the law and are entitled without any discrimination to equal protection of the law. All are entitled to equal protection against any discrimination in violation of this Declaration and against any incitement to such discrimination.²⁷

ترجمہ: قانون کی نظر میں سب برابر ہیں اور قانون کے اندر سب بغیر کسی تفریق کے اس بات میں یکساں حق رکھتے ہیں کہ وہ امان پائے۔ عالمی منشور کے اعلان کے خلاف جس طریقے سے بھی تفریق کا معاملہ کیا گیا یا اس کی ترغیب دی گئی، تو اس سے تمام انسان بچاؤ کے برابر کے حق دار ہیں۔

برمی آئین ۲۰۰۸ء کی دفعہ نمبر ۳۴ میں درج ہے:

347. The Union shall guarantee any person to enjoy equal rights before the law and shall equally provide legal protection.²⁸

ترجمہ: یونین کسی بھی شخص کو قانون کے مطابق مساوی حقوق کی ضمانت دے گی اور یکساں طور پر قانونی تحفظ فراہم کرے گی۔

برمی آئین ۲۰۰۸ء کے مطابق تمام انسان برابر ہیں لیکن برمی حکومت روہنگیا مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک کرتی ہے جو کہ ان کے آئین کی خلاف ورزی ہے۔ برمی حکام کو چاہیے کہ وہ روہنگیا مسلمانوں کے ساتھ برابری کا سلوک کرے جیسے باقی برمی عوام کو ان کے جائز حقوق میں سے، اسی طرح روہنگیا مسلمانوں کو بھی وہی حقوق ملنے چاہیے۔ معاشرتی حقوق میں ایک اہم شہریت ہے۔ روہنگیا صدیوں سے برما کی ریاست اراکان کے مستقل باشندے ہیں۔ یہ ان کا بنیادی حق ہے کہ ان کو برمی شہریت دی جائے۔

شہریت اور عصری قوانین:

برمی حکومت روہنگیا مسلمانوں کو برمی شہری نہیں مانتی اور اس وجہ سے مسلمان نفرت، امتیازی سلوک اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا شکار ہیں۔ یہ قانون ۱۹۸۲ء میں جنرل نیون نے وضع کر کے روہنگیا مسلمانوں کو بے وطن کر دیا تھا۔ اور برمی حکام روہنگیا کو دوسرے ممالک میں پناہ لینے پر مجبور کر رہے ہیں۔ برما کے صدر تھین سین نے اقوام متحدہ سے کہا کہ:

برما میں موجود دس لاکھ مسلمانوں کو دوسرے ملکوں میں بسایا جائے جبکہ دوسرا کوئی ملک انھیں اپنانے کو تیار ہی نہیں۔²⁹

انسانی حقوق کے بین الاقوامی منشور کی دفعہ نمبر ۱۵ کے مطابق:

(1) Everyone has the right to a nationality. (2) No one shall be arbitrarily deprived of his nationality nor denied the right to change his nationality.³⁰

ترجمہ: (۱) ہر شخص کو قومیت کا حق ہے۔ (۲) کوئی شخص محض حاکم کی مرضی پر اپنی قومیت سے محروم نہیں کیا جائے گا اور اس کی قومیت تبدیل کرنے کا حق دینے سے انکار نہ کیا جائے گا۔

برمی آئین ۲۰۰۸ء کی دفعہ نمبر ۳۴۵، ۳۴۶ کے مطابق شہریت کے لیے وضع کردہ قانون اس طرح ہے:

345. All persons who have either one of the following qualifications are citizens of the Republic of the Union of Myanmar:

a. person born of parents both of whom are nationals of the Republic of the Union of Myanmar;³¹

ترجمہ: وہ تمام افراد جن میں سے کسی ایک میں بھی ایک اہلیت ہے وہ میانمار کی یونین کے جمہوریہ کے شہری ہیں: (a) پیدا ہونے والے کے والدین دونوں ہی میانمار کے یونین کے جمہوریہ کے شہری ہوں۔

346. Citizenship, naturalization and revocation of citizenship shall be as prescribed by law.³²

ترجمہ: شہریت، شہریت دینے کا عمل اور شہریت کو منسوخ کرنا قانون کے مطابق مقرر ہو گا۔

اس قانون کے مطابق روہنگیا جو صدیوں سے ریاست اراکان کے شہری ہیں ان کی شہریت کو ختم کر کے ان کو غیر قانونی بنگالی مہاجرین کہا گیا۔ ان کو برمی شہریت دے کر معاشرے کا مفید شہری بنایا جائے۔ تاکہ وہ ملکی معیشت میں حصہ لے کر ملکی ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکے۔ اور ملکی معاشی مسائل کو حل کرنے میں مدد و معاون ثابت ہو سکے۔

معاشی مسائل کا حل اور عصری قوانین:

فلجی ریاست اس امر کی پابند ہے کہ وہ اپنے تمام شہریوں کو بنیادی معاشی ضروریات اور معاشی حقوق فراہم کرے۔ لیکن برما میں روہنگیا مسلمانوں کو معاشی طور پر بہت کمزور کر دیا گیا ہے۔ اور وہ اپنی معاشی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بیرونی امداد پر انحصار کرتے ہیں۔ جبکہ برمی آئین ۲۰۰۸ء کی دفعہ نمبر ۳۴۹ کے مطابق:

Citizens shall enjoy equal opportunity in carrying out the following functions:

a. public employment; b. occupation; c. trade; d. business; e. technical know-how and vocation.³³

ترجمہ: شہری مندرجہ ذیل کاموں کو انجام دینے میں یکساں مواقع سے لطف اندوز ہوں گے۔ (a) سرکاری ملازمت، (b) پیشہ، (c) تجارت، (d) کاروبار۔

اسی طرح انسانی حقوق کے بین الاقوامی منشور کی دفعہ نمبر ۲۳ (۱، ۲) میں درج ہے:

(1) Everyone has the right to work, to free choice of employment, to just and favorable conditions of work and to protection against unemployment.

34

ترجمہ: (۱) ہر شخص کو کام کاج اور اس کی معقول و مناسب شرائط، آزادانہ طریقے سے روزگار کے انتخاب، اور ہر مرحلے پر بے روزگاری کے خلاف حق تحفظ حاصل ہے۔ (۲) ہر شخص کو کسی تفریق کے بغیر مساوی کام کے لیے مساوی بدلے کا حق ہے۔

برمی حکومت کو بھی چاہیے کہ وہ روہنگیا مسلمانوں کے معاشی مسائل حل کرنے میں سنجیدگی سے کام لیں۔ روہنگیا مسلمانوں کے بچوں، بوڑھوں اور جوانوں سے جبری مشقت کو ختم کر کے ان کے معاشی حقوق کو ادا کریں۔

جبری مشقت اور عصری قوانین:

برمی حکام نے ہزاروں کی تعداد میں روہنگیا مسلمانوں کو وحشیانہ حالات میں جبری مشقت پر معمور کیا ہے۔ مہاجرین کی کمپوں اور قید خانوں کی اولین تنصیبات کے قیام سے ہی جبری مشقت عقوبتی کمپوں کے نظام کا خاصہ رہا ہے۔ یہ جبری مشقت اکثر بے معنی اور ذلت آمیز ہوتی ہیں اور قیدیوں کو بغیر کسی مناسب ساز و سامان، کھانا کپڑا اور آرام کے مشقت پر مجبور کیا جاتا ہے۔

جبری مشقت کے بارے میں انسانی حقوق کے بین الاقوامی منشور کی دفعہ نمبر ۲۳ (۳) میں درج ہے:

(3) Everyone who works has the right to just and favourable remuneration ensuring for himself and his family an existence worthy of human dignity, and supplemented, if necessary, by other means of social protection.³⁵

(۳) بندہ جو کام کرتا ہے اس کام کے بدلے کے طور پر وہ معقول و مناسب تنخواہ کا حق رکھتا ہے، جس میں خود اس کے اور اس کے زیر نگرانی تمام افراد کے لیے ایک باعزت زندگی کی ضمانت ہو۔ اور اگر ضرورت محسوس کی جائے تو معاشرتی تحفظ کے دوسرے ذرائع سے اس کی تنخواہ میں اضافہ کیا جاسکے۔

جبری مشقت غلامی کی ہی ایک قسم ہے جس کے بارے میں انسانی حقوق کے بین الاقوامی منشور کی دفعہ نمبر ۴ میں درج ہے:

No one shall be held in slavery or servitude; slavery and the slave trade shall be prohibited in all their forms.³⁶

ترجمہ: کسی بھی انسان کو غلام نہیں بنایا جائے گا اسی طرح لونڈی بنانے کی بھی اجازت نہیں ہوگی۔ انسانی جانوں کی تجارت اور غلامی کی جو بھی شکل ہو، قطعاً ممنوع ہوگی۔
برمی آئین ۲۰۰۸ء کی دفعہ نمبر ۳۵۹ میں واضح طور پر جبری مشقت سے منع کیا گیا ہے:

359. The Union prohibits forced labor except hard labor as a punishment for crime duly convicted and duties assigned by the Union in accord with the law in the interest of the public.³⁷

ترجمہ: یونین جبری مزدوری سے منع کرتی ہے سوائے اس سخت مزدوری کے جو ثابت شدہ جرم کی پاداش میں سزا کے طور پر یا پھر یونین کی طرف سے قانون کے مطابق عوامی مفاد میں جاری کردہ ذمہ داری کے طور پر دی جائے۔

برمی آئین ۲۰۰۸ء کی دفعہ نمبر ۳۵۸ میں افراد کو غلامی میں رکھنے سے بھی منع کیا گیا ہے:

358. The Union prohibits the enslaving and trafficking in persons.³⁸

ترجمہ: یونین افراد میں غلامی اور اسمگلنگ کی ممانعت کرتا ہے۔

ان تمام قوانین کی رو سے برمی حکومت کو روہنگیا سے جبری مشقت ختم کرنی چاہیے۔ روہنگیا برادری کے کچھ افراد مزدوری کر کے اپنی معاشی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ جس میں ان پر ظلم و جبر کیا جاتا ہے۔ ان کو پوری مزدوری نہیں ملتی یا مزدوری کے عوض ان سے زیادہ کام لیا جاتا ہے۔ جو کہ ملکی آئین و قانون کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی قوانین کے بھی خلاف ہے۔ اس سلسلے میں برمی حکومت کو اپنا بھرپور کردار ادا کرنا چاہیے تاکہ روہنگیا مسلمانوں کے معاشی مسائل حل ہونے میں مدد مل سکے۔
مزدوروں کے حقوق اور عصری قوانین:

کسی ملک کی معاشی ترقی میں مزدور طبقہ اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مزدوروں کی صحت اور فلاح و بہبود کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ مزدوروں کو آرام، کھانے اور مذہبی سرگرمیوں کے مناسب و تقویٰ کی سہولت لازمی ملنی چاہیے۔ اس کے بارے میں انسانی حقوق کے بین الاقوامی منشور کی دفعہ نمبر ۲۴ میں درج ہے:

Everyone has the right to rest and leisure, including reasonable limitation of working hours and periodic holidays with pay.³⁹

ترجمہ: (انسان کی بنیادی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے) ہر انسان کو فرصت کے لحاظ اور آرام کا حق ہے جس میں (کسی کے پاس کام کرتے ہوئے) کام کے اوقات کی حد بندی اور معاوضے کے علاوہ مقررہ وقفوں کے ساتھ تعطیلات بھی شامل ہیں۔

اس قانون میں مزدوروں کے بنیادی حقوق بیان ہوئے ہیں۔ کہ ان کی چھٹی اور دوران کام کچھ وقت کے لیے آرام کرنے، کام کرنے کے اوقات اور تنخواہ کا تعین ضروری ہے۔ جس سے مزدور طبقہ کو سہولیات میسر آسکیں اور وہ بھی اپنی زندگی میں خوشی اور آرام سے لطف اندوز ہو سکیں۔ برمی آئین ۲۰۰۸ء کی دفعہ نمبر ۳۵۰ میں کام کرنے والی خواتین کے بارے میں درج ہے:

350. Women shall be entitled to the same rights and salaries as that received by men in respect of similar work.⁴⁰

ترجمہ: عورتیں وہی حقوق اور تنخواہوں کے حقدار ہوں گی جو مردوں کو ملتے جلتے کاموں کے سلسلے میں ملتی ہیں۔

برمی آئین میں عورتوں کو خصوصیت کے ساتھ ذکر کر کے کام کرنے والی خواتین کے حقوق کو واضح کیا گیا ہے۔ کام کرنے والوں اور مزدوروں میں مردوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اور عموماً ان کے حقوق کی ادائیگی بھی خواتین کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن برمی معاشرے میں روہنگیا مسلمان مزدوروں پر جو ظلم و ستم جاری ہے۔ اس کو ختم کر کے برمی حکومت ان کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرے۔ جس سے برمی معاشرے میں امن و خوشحالی کے ساتھ ترقی کرے گی۔ اور برمی عوام کی معیار زندگی بلند ہوگی۔

حاصل بحث:

عقیدہ ہر شہری کا بنیادی اور انفرادی حق ہے۔ ریاست میں رہنے والے تمام شہری عقیدے کی آزادی کا حق رکھتے ہیں۔ کسی قوم کے حقوق بنیادی طور پر تین چیزوں سے متعلق ہوتے ہیں جان، مال اور مذہب ان کے علاوہ باقی حقوق ان کے تحت آجاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مذہبی رہنماؤں کا کردار معاشرے میں مذہبی، سماجی و سیاسی طور پر سوائے ہونے ضروریوں کو بیدار کرنا اور معاشرے میں مسائل و مشکلات کو اجاگر کر کے ان مسائل کا حل ڈھونڈنا ہے۔ برما میں روہنگیا مسلمانوں کے سیاسی تنظیموں کو ختم کرنا انسانی حقوق کے بین الاقوامی منشور کے خلاف ہے۔ آزادی نقل و حرکت ہر انسان کا بنیادی حق ہے اسے قید کرنا دنیا کا سب سے بڑا جرم ہے۔ برما میں روہنگیا مسلمانوں کی آزادی کو سلب کر کے ان پر اعلیٰ تعلیم کے دروازے بند کر دیے گئے ہیں۔ فلاحی ریاست کے مالی نظام میں حکومت کی آمدنی کا انحصار ٹیکسوں اور دیگر محصولات پر ہوتا ہے۔ اور یہی آمدنی شہریوں کی فلاح و بہبود کے پروگراموں اور انفراسٹرکچر کی ترقی پر خرچ کی جاتی ہے۔ برما میں روہنگیا مسلمانوں پر من مانی ٹیکسوں پر پابندی ہونی چاہیے۔

برما میں روہنگیا مسلمانوں کی شادیوں پر ناجائز روکاؤں کو ختم ہونا چاہیے۔ برمی حکومت روہنگیا مسلمانوں کو برمی شہری نہیں مانتی اور اس وجہ سے مسلمان نفرت، امتیازی سلوک اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا شکار ہیں۔ مزدور پیشہ افراد برما میں بہت مشکل حالات میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ عصری قوانین کی روشنی میں روہنگیا مسلمانوں کو ان کے تمام بنیادی انسانی حقوق ملنے چاہیے۔ کیونکہ یہ برمی آئین و قوانین کے ساتھ بین الاقوامی قوانین بھی روہنگیا کو ان کے بنیادی انسانی حقوق ادا کرنے کا تقاضا کرتی ہے۔

¹Masud, Dr. Muhammad Khalid, Minority in Islamic History: An Analytical Study of Four Documents, Journal for Islamic Studies, South Africa, Vol.20, 2000, PP: 125-134

² Universal Declaration of Human Rights (UDHR) United Nations 2015, P:4

<https://www.un.org/en/universal-declaration-human-rights/> (Accessed March 4, 2022)

³ Universal Declaration of Human Rights (UDHR) United Nations 2015, P:18

<https://www.un.org/en/universal-declaration-human-rights/> (Accessed March 5, 2022)

⁴Myanmar's constitution of 2008,P:98

https://www.constituteproject.org/constitution/Myanmar_2008.pdf?lang=en (Accessed March 5, 2022)

⁵ Universal Declaration of Human Rights (UDHR) United Nations 2015, P:8

<https://www.un.org/en/universal-declaration-human-rights/> (Accessed March 6, 2022)

⁶ Myanmar's constitution of 2008, P:98

https://www.constituteproject.org/constitution/Myanmar_2008.pdf?lang=en (Accessed March 6, 2022)

⁷ Myanmar's constitution of 2008, P:98

https://www.constituteproject.org/constitution/Myanmar_2008.pdf?lang=en (Accessed March 7, 2022)

⁸ Myanmar's constitution of 2008, P:99

https://www.constituteproject.org/constitution/Myanmar_2008.pdf?lang=en (Accessed March 8, 2022)

⁹ Universal Declaration of Human Rights (UDHR) United Nations 2015, P:42

<https://www.un.org/en/universal-declaration-human-rights/> (Accessed March 8, 2022)

¹⁰ Universal Declaration of Human Rights (UDHR) United Nations 2015, P:44

<https://www.un.org/en/universal-declaration-human-rights/> (Accessed March 9, 2022)

¹¹ Myanmar's constitution of 2008, P:99

https://www.constituteproject.org/constitution/Myanmar_2008.pdf?lang=en (Accessed March 9, 2022)

Pyithu Hluttaw :The House of Representatives is the lower house of the Pyidaungsu Hluttaw, the bicameral legislature of Burma.

Amyotha Hluttaw: The House of Nationalities is the upper house of the Pyidaungsu Hluttaw, the bicameral legislature of Burma.

Hluttaw :Hluttaw means the Region or State Hluttaw formed under the Constitution for the purpose of this Law.

¹² Myanmar's constitution of 2008, P:98

https://www.constituteproject.org/constitution/Myanmar_2008.pdf?lang=en (Accessed March 10, 2022)

¹³ Universal Declaration of Human Rights (UDHR) United Nations 2015, P:18

<https://www.un.org/en/universal-declaration-human-rights/> (Accessed March 10, 2022)

¹⁴ Myanmar's constitution of 2008, P:98

https://www.constituteproject.org/constitution/Myanmar_2008.pdf?lang=en (Accessed March 10, 2022)

¹⁵ Myanmar's constitution of 2008, P:98

https://www.constituteproject.org/constitution/Myanmar_2008.pdf?lang=en (Accessed March 11, 2022)

¹⁶ Universal Declaration of Human Rights (UDHR) United Nations 2015, P:28

<https://www.un.org/en/universal-declaration-human-rights/> (Accessed March 11, 2022)

¹⁷ Myanmar's constitution of 2008, P:99

https://www.constituteproject.org/constitution/Myanmar_2008.pdf?lang=en (Accessed March 14, 2022)

¹⁸ Universal Declaration of Human Rights (UDHR) United Nations 2015, P:54

<https://www.un.org/en/universal-declaration-human-rights/> (Accessed March 14, 2022)

¹⁹ Myanmar's constitution of 2008, P:101

https://www.constituteproject.org/constitution/Myanmar_2008.pdf?lang=en (Accessed March 14, 2022)

²⁰ Universal Declaration of Human Rights (UDHR) United Nations 2015, P:40

<https://www.un.org/en/universal-declaration-human-rights/> (Accessed March 15, 2022)

- ²¹Universal Declaration of Human Rights (UDHR) United Nations 2015, P:60
<https://www.un.org/en/universal-declaration-human-rights/> (Accessed March 15, 2022)
- ²²Myanmar's constitution of 2008,P:99
https://www.constituteproject.org/constitution/Myanmar_2008.pdf?lang=en (Accessed March 17, 2022)
- ²³Myanmar's constitution of 2008,P:100
https://www.constituteproject.org/constitution/Myanmar_2008.pdf?lang=en (Accessed March 17, 2022)
- ²⁴Universal Declaration of Human Rights (UDHR) United Nations 2015, P:26
<https://www.un.org/en/universal-declaration-human-rights/> (Accessed March 17, 2022)
- ²⁵Universal Declaration of Human Rights (UDHR) United Nations 2015, P:34
<https://www.un.org/en/universal-declaration-human-rights/> (Accessed March 18, 2022)
- ²⁶Myanmar's constitution of 2008,P:98
https://www.constituteproject.org/constitution/Myanmar_2008.pdf?lang=en (Accessed March 18, 2022)
- ²⁷Universal Declaration of Human Rights (UDHR) United Nations 2015, P:16
<https://www.un.org/en/universal-declaration-human-rights/> (Accessed March 19, 2022)
- ²⁸Myanmar's constitution of 2008,P:98
https://www.constituteproject.org/constitution/Myanmar_2008.pdf?lang=en (Accessed March 19, 2022)
- ²⁹<https://www.mukaalma.com/8967/> (Accessed March 19, 2022)
- ³⁰Universal Declaration of Human Rights (UDHR) United Nations 2015, P:32
<https://www.un.org/en/universal-declaration-human-rights/> (Accessed March 19, 2022)
- ³¹Myanmar's constitution of 2008,P:97
https://www.constituteproject.org/constitution/Myanmar_2008.pdf?lang=en (Accessed March 20, 2022)
- ³²Myanmar's constitution of 2008,P:98
https://www.constituteproject.org/constitution/Myanmar_2008.pdf?lang=en (Accessed March 20, 2022)
- ³³Myanmar's constitution of 2008,P:98
https://www.constituteproject.org/constitution/Myanmar_2008.pdf?lang=en (Accessed March 20, 2022)
- ³⁴Universal Declaration of Human Rights (UDHR) United Nations 2015, P:48
<https://www.un.org/en/universal-declaration-human-rights/> (Accessed March 20, 2022)
- ³⁵Universal Declaration of Human Rights (UDHR) United Nations 2015, P:48
<https://www.un.org/en/universal-declaration-human-rights/> (Accessed March 20, 2022)
- ³⁶Universal Declaration of Human Rights (UDHR) United Nations 2015, P:10
<https://www.un.org/en/universal-declaration-human-rights/> (Accessed March 20, 2022)
- ³⁷Myanmar's constitution of 2008,P:99
https://www.constituteproject.org/constitution/Myanmar_2008.pdf?lang=en (Accessed March 21, 2022)
- ³⁸Myanmar's constitution of 2008,P:99
https://www.constituteproject.org/constitution/Myanmar_2008.pdf?lang=en (Accessed March 21, 2022)
- ³⁹Universal Declaration of Human Rights (UDHR) United Nations 2015, P:50
<https://www.un.org/en/universal-declaration-human-rights/> (Accessed March 21, 2022)
- ⁴⁰Myanmar's constitution of 2008,P:98
https://www.constituteproject.org/constitution/Myanmar_2008.pdf?lang=en (Accessed March 22, 2022)